بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ امان ۱۳۴۷ ہش | ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ | ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام

جون ۱۹۶۸ء تک فضل عمر فاؤنڈیشن کی مد میں دوست دو تہائی سے زیادہ رقوم جمع کروا دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء میں فرماتے ہیں:-

"فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال جون ۶۸ء کے آخر میں ختم ہو رہا ہے۔ یکم جولائی کو تیسرا سال شروع ہو جائے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدوں میں اضافہ نہ ہوا تو جون کے آخر تک اندرونِ پاکستان سے قریباً ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو جانی چاہیئے اور غیر ممالک (بیرون پاکستان) سے قریباً چھ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو جانی چاہیئے لیکن ۱۸½ لاکھ روپے کے مقابلہ میں ۱۵ فروری تک صرف ۱۲,۱۳,۹۹۶ روپے کی وصولی ہوئی ہے اور بیرون پاکستان سے ۶ لاکھ کی بجائے ۴ لاکھ کی وصولی ہوئی ہے گویا ۲ لاکھ روپیہ اور وصول ہونا چاہیئے جون کے آخر تک اور قریباً سوا چھ لاکھ اندرون پاکستان میں وصول ہونا چاہیئے۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی محبت پر داغ نہ لگائیں جو محبت حقیقتاً ان کے دلوں میں اپنے محبوب مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہے اور وقت کے اندر اندر دو تہائی نہیں بلکہ اس سے زیادہ رقوم فضل عمر فاؤنڈیشن کی مد میں جمع کروا دیں تا وہ کام جلد سے جلد شروع ہو سکیں جن کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

مندرجہ بالا پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے درخواست ہے کہ حضور کے منشاء مبارک کے مطابق وصولی کو مطلوبہ معیار تک پہنچانے کے لئے ابھی سے خاص کوشش اور اہتمام کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جون تک اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ ذمہ دار عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ حضور کے اس پیغام کو جملہ افرادِ جماعت تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اخبار احمدیہ

252

۵- ربوہ ۱۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۵- ربوہ ۱۶ مارچ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ الاحزاب کی آیات ۴۲، ۴۳، ۴۴ کی تفسیر بیان فرما کر کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی اور تحمید و تمجید کرنے نیز بکثرت درود شریف پڑھنے کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ نیز احباب جماعت کو تحمید و تمجید کرنے اور درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنانے کی تلقین کرتے ہوئے پوری جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ یکم محرم الحرام (اپریل) سے شروع کر کے ۱۳۸۸ھ کے پورے سال کے دوران ذکر الٰہی کرنے اور درود شریف پڑھنے میں خاص تعہد سے کام لیں، تاکہ ان اذکار کی عادت ان میں راسخ ہو جائے۔ حضور نے فرمایا: بڑی عمر کے تمام لوگ روزانہ کم از کم دو سو مرتبہ، نوجوان کم از کم ایک سو مرتبہ۔ بچے کم از کم ۳۳ مرتبہ اور بالکل ہی چھوٹی عمر کے اطفال جنہوں نے ابھی بولنا شروع کیا ہو کم از کم تین مرتبہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

پڑھنے کو اپنی عادت مستمرہ بنالیں۔ حضور نے فرمایا: ہمیں اس کثرت سے یہ ورد کرنے چاہئیں کہ اس دنیا کی فضا تحمید و تمجید اور درود کی آوازوں سے اس طرح معمور ہو جائے کہ ان کے آگے شیطان کی آواز ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دب جائے۔

۵- میرے بیٹے عزیز یونس احمد صاحب اسلم درویش قادیان امرتسر ہسپتال میں بیمار ہیں۔ پیٹ میں ورم ہے۔ اب اس کا اپریشن ہوگا۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ہم سب بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے۔ اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ماسٹر محمد شفیع اسلم
دارالرحمت وسطی ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء

وقت کا انتہائی اہم تقاضہ

روزنامہ "مشرق" کی ۱۲ مارچ کی اشاعت میں ایک درد مند صاحب قلم کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے وقت کے سب سے اہم تقاضہ پر روشنی ڈالی ہے۔ ذیل میں ہم اس مضمون کے دو اقتباس درج کرتے ہیں:۔

(۱) "آج دنیائے اسلام جس نفرت انگیز اخلاقی مادی جسمانی، مذہبی اور روحانی زوال کا شکار ہے۔ چودہ سو سالہ تاریخ میں اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ جن علماء نے اس زوال کے حقیقی اسباب پر غور و فکر کیا ہے وہ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو مخصوص اسلامی تعلیم نہ دلانے کے سلسلہ میں جس دردناک غفلت سے کام لیا ہے یہ سب اسی کا نتیجہ اور خمیازہ ہے۔"

(۲) "میری بات پر یقین کیجئے میں پورے زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسلمان بچوں کو مخصوص اسلامی تعلیم دلانا ہمارے زمانہ کا سب سے اہم تقاضا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر قوم کی نئی پود فطری طور پر تخیل پرست اور ذوق و شوق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی اہلیت رکھتی ہے۔ ان کے ذہن سلیٹ کی طرح بالکل کورے ہوتے ہیں۔ اگر نئی پود کو صحیح اسلامی تعلیم دی جائے۔ ایسی تعلیم جس کا ایک ایک نقش ان کے ذہن پر مرتسم ہو جائے تو وہ زوال پذیر اسلامی معاشرہ میں نئی جان ڈال دیں گے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام نئے سرے سے ابھر آئے گا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے پھلنا پھولنا شروع کر دے گا۔"

صاحب مضمون نے دنیائے اسلام کے اخلاقی مادی جسمانی مذہبی اور روحانی زوال کا مداوا صرف اس ایک امر کو قرار دیا ہے کہ اسلامی تعلیم اس طرح دی جائے کہ اس تعلیم کا ایک ایک نقش ان کے ذہن پر مرتسم ہو جائے۔ اس میں شک نہیں بچوں کی اسلامی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر وہ اسلام کے عملی تقاضوں کو سمجھنے اور انہیں پورا کرنے کے اہل نہیں بن سکتے۔ لیکن اتنے گہرے اور ہمہ گیر زوال و انحطاط کو دور کرنے کے لئے بچوں کو صرف اسلامی تعلیم دینا ہی کافی نہیں ہے۔ تعلیم پر زور دیتے ہوئے صاحب مضمون تربیت کے پہلو کو نظر انداز کر گئے ہیں۔ تعلیم الگ چیز ہے اور تربیت الگ۔ تعلیم اور تربیت دونوں ضروری ہیں۔ اس کے بغیر بچوں کو اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنا ممکن نہیں ہے۔

اگر دیکھا جائے تو تربیت تعلیم سے بھی مقدم ہے کیونکہ آئندہ ہونے والی اولاد کی تربیت کا سلسلہ تو اس وقت سے ہی شروع ہو جاتا ہے کہ جب ایک انسان شادی کا ارادہ کرتا ہے۔ جبھی تو بیوی کے انتخاب میں دیندار عورت کو ترجیح دینے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ ایسی ہدایات دی گئی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں نیک، صالح، دیندار اور دین کا درد رکھنے والی اولاد پیدا ہو۔ پھر بچے کی پیدائش پر اس کے کان میں اذان دینے اور ہر حصہ عمر میں اس کی دینی تربیت کا خاص خیال رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد شروع ہوتا ہے اور پھر تعلیم اور تربیت دونوں کا سلسلہ ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ تربیت کا مدار زیادہ تر عملی نمونہ پر ہوتا ہے۔ بچہ کو لاکھ تعلیم دو وہ وہی کچھ کریگا۔ جو اپنے والدین اور دوسرے رشتہ داروں کو کرتا دیکھے گا۔ اگر ان کا عملی نمونہ دین کے تقاضوں کے عین مطابق ہوگا تو بچہ بھی وہی نمونہ اختیار کرے گا۔ بصورت دیگر وہ پڑھ تو رہا ہوگا اسلامی کتب لیکن اس کا عمل اپنے والدین اور دوسرے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے ہوگا اسلامی تعلیم کے خلاف۔ پس تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت از حد ضروری ہے اور تربیت کا دارومدار محض قیل و قال پر نہیں بلکہ عملی نمونہ پر ہے۔

اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی خداداد قوت قدسی کی مدد سے ایک صالح پاک اور اسلام کا درد رکھنے والی جماعت قائم کرنے کے بعد جہاں آئندہ نسلوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کرنے کی خاطر مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ایسے مثالی ادارے قائم فرمائے وہاں آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں یہی نصیحت فرمائی کہ وہ خود اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کریں تاکہ بچے بھی اس نمونہ کو اپنا کر اسلامی تعلیم پر کما حقہ عمل کرنے کے قابل ہو سکیں اور دینی تقاضوں کو پورا کرنا ان کے لئے چنداں مشکل نہ رہے۔ چنانچہ آپ نے اولاد کی تربیت کے ضمن میں اس اہم نکتہ کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس (خواہش) کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کرنا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔ لیکن جب یہ ایک خاص اندازہ سے گزر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا ہے۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کرنے کی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم ہو بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات الصالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعوے ہی دعوے ہوگا۔ جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعوے میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۰ و ۳۷۱)

پس نئی پود کو اسلامی تعلیم دینے کا خاطر خواہ انتظام ضروری ہے اور ازبس ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دینی خطوط پر ان کی تربیت کا انتظام بھی ہونا چاہیئے اور ان کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہم خود صالح اور متقی نہ ہوں۔ سو اسلام کو دوبارہ غالب کرنے کے لئے وقت کا سب سے اہم تقاضہ یہی ہے کہ خود ہماری اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب برپا ہو۔ ایسا ہی عظیم الشان انقلاب جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی زندگیوں میں رونما ہوا تھا۔ نئی پود کی تعلیم و تربیت کے لئے کی جانے والی کوششیں اس کے بعد ہی بار آور اور نتیجہ خیز ثابت ہونگی۔ اور ایسی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں ہی اسلام دنیا پر غالب آئے گا۔ یہی وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جو اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر سرانجام دیا ہے۔ آپ نے پہلے اپنے اصحاب کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا اور پھر ان کی اولادوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے عملی اقدامات فرمائے جس کا سلسلہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں بھی جاری و ساری ہے اور دنیا میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کا نہایت موثر ذریعہ ثابت ہو رہا ہے

سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی سرگرمیاں

● احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) کی بعض کامیابیاں اور تعمیری منصوبے ● تعمیر مسجد کا آغاز

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود ایم۔اے انچارج شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو)

افریقی ممالک کے مسلمانوں کو دجالی فتنے کے بداثرات سے بچانے اور انہیں اسلامی ماحول میں نشوونما دینے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی مشن متعدد تعلیمی ادارے چلا رہے ہیں۔ اس زاویۂ نظر سے سیرالیون مغربی افریقہ کے ممالک میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس چھوٹے سے ملک میں جماعت کے سترہ سکولوں کے علاوہ چار سیکنڈری سکول بھی کام کر رہے ہیں۔ ان ثانوی اداروں میں بعض افریقن اور امریکن اساتذہ کے علاوہ تقریباً تیئیس پاکستانی اساتذہ بھی تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان کے احمدی اساتذہ اتنی زیادہ تعداد میں کسی اور ملک میں موجود نہیں۔ سیرالیون کے احمدی اصحاب اور دوسرا علم دوست مسلم طبقہ اس خصوصیت کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ BO کے مقام پر موجودہ سیکنڈری سکول پہلا مسلم ثانوی ادارہ نامساعد حالات کے باوجود سات سال کی قلیل مدت میں اس ادارے نے ترقی کی منازل بڑی تیزی سے طے کی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

جنگل میں منگل

اس وقت جہاں سیکنڈری سکول کی عمارت کے متعدد بلاک، بورڈنگ ہاؤس پرائمری سکول اور مسجد زیرِ تعمیر ہے، وہاں آج سے پچیس تیس سال قبل خوفناک "BUSH" تھی۔ یعنی چھوٹے موٹے پودوں اگنجان گھاس اور گھنی جھاڑیوں کے علاوہ اونچے اور ٹیڑھے میڑھے درختوں کا جنگل سا تھا۔ جس میں سے بعض مقامات سے گزرنا بھی محال تھا۔ احمدیہ مشن کی عمارت اور دفتر وغیرہ تعمیر کرنے کے لئے زمین کی ضرورت تھی۔ اربابِ اختیار کی طرف سے انکار اور انکار پر اصرار کے بعد آخرکار بڑی جدوجہد سے شہر بو سے باہر الگ تھلگ یہ غیر آباد جنگل احمدیہ مشن کو عطا کیا گیا اور مسیح وقتؑ کے درویشوں نے یہیں دھونی رما لی۔ سیرالیون کے بانی مبلغ حضرت الحاج مولانا نذیر احمد علی شہیدؓ نے انہیں دنوں فرمایا تھا کہ

اب اس جنگل میں منگل ہونے کے دن آ گئے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ یہاں بڑی بڑی عمارتیں تعمیر ہوں گی اور یہ الگ تھلگ ویرانہ آباد ہو جائے گا ابتدائی احمدی مجاہدین کرام اس صورتحال سے واقف ہیں۔ پا سعید و بنگورا یہاں کے ایک مخلص فرشتہ سیرت بزرگ ہیں (جو اسّی سال کی عمر میں بھی ایک پُرجوش نوجوان کی طرح اسلام و احمدیت کی تبلیغ و تبشیر میں رات دن مصروف رہتے ہیں) انہوں نے سکول کے ایک دومنزلہ بلاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "الحاج نذیرؓ کی باتیں پوری ہو گئیں۔ آج اونچی اونچی عمارتیں بن گئی ہیں" یہ کہہ کر ان کی بوڑھی آنکھوں میں تشکر و امتنان کے موٹے موٹے گرم گرم آنسو چھلک پڑے!

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مبلغین کرام اساتذہ۔ طلبہ اور بعض مخلص احمدی نوجوانوں نے اس جنگل کو صاف کیا۔ اس مہم میں اساتذہ۔ مبلغین۔ طلبہ اور نوجوانوں نے شانہ بشانہ کام کیا اب اس صاف شدہ جنگل کے وسط میں خدائے واحد کا گھر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ حسبِ ضرورت سکول کی عمارات وغیرہ میں توسیع ہوتی رہے گی اور اہلِ نظر "تازہ بستیاں" آباد کرتے رہیں گے۔

مسجد کی ضرورت اور اس کا پس منظر

۱۹۶۰ء میں احمدیہ سکول کو احمدیہ مسلم مشن ہاؤس بو کی عمارت کے ایک حصے میں جاری کیا گیا۔ اس وقت ۳۲ طلبہ تھے جو سب کے سب بورڈنگ ہاؤس میں رہتے تھے۔ یہ طلبہ مشن کی ملحقہ مسجد میں باقاعدگی سے باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں سکول مشن ہاؤس سے سکول کے موجودہ احاطے میں منتقل کر دیا گیا جہاں سکول کا ایک بلاک مکمل ہو چکا تھا۔ اسی بلاک کے ایک حصے میں باجماعت نماز کا انتظام کیا گیا۔ بعدازاں سال بہ سال طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ یہ اضافہ جس رفتار سے ہوا اس کا اندازہ مندرجہ ذیل نقشہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

:- تعداد میں اضافہ :-

سال	تعداد طلبہ
۱۹۶۰-۶۱ء	۳۲
۱۹۶۱-۶۲ء	۸۸
۱۹۶۲-۶۳ء	۲۰۴
۱۹۶۳-۶۴ء	۳۴۰
۱۹۶۴-۶۵ء	۳۶۶
۱۹۶۵-۶۶ء	۳۵۸
۱۹۶۶-۶۷ء	۴۰۰
۱۹۶۷-۶۸ء	۴۰۰

۱۹۶۳ء کے آخر میں سکول میں ایک مسجد کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا۔ ملک غلام نبی صاحب مبلغ مقیم بو کے تعاون۔ دلچسپی اور مشورے سے سکول کے پرنسپل مکرم منور احمد صاحب چونڈہ ایم۔ایس سی نے مسجد کا ایک منصوبہ تیار کیا۔ چنانچہ ۵۰ فٹ لمبی اور ۴۵ فٹ چوڑی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا اور اس کی بنیادیں بھر دی گئیں جس کے جملہ اخراجات ادا کرنے کی سعادت مکرم منور صاحب کے حصے میں آئی۔ بعد میں بعض وجوہ کی بناء پر یہ منصوبہ معرضِ التوا میں چلا گیا۔ ستمبر ۱۹۶۷ء میں دوبارہ چارج لینے پر مکرم منور احمد صاحب نے مولوی عبدالشکور صاحب (امیر محترم) کی اجازت اور حوصلہ افزائی سے اس پرانے منصوبے کا احیاء کیا!

احباب جماعت جانتے ہیں کہ سالہا سال تک بو میں سیرالیون کا مرکزی مشن رہا ہے۔ اب بھی سالانہ جلسہ اسی شہر میں ہوتا ہے۔ اس سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مضبوط جماعتیں ہیں۔ بو میں خاصی جماعت اور مضبوط مشن ہے۔ اس شہر میں سکول سے چند گز کے فاصلے پر سیرالیون مشن کے بانی حضرت الحاج نذیر احمد علیؓ کا مزار ہے۔ جلسہ سالانہ اسی میدان میں منعقد ہوتا ہے جہاں اب مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ جلسہ سالانہ کی ضروریات کے پیشِ نظر، اسی طرح دیگر تقاریب کے لئے جلسہ گاہ میں مسجد کی موجودگی برکت اور کشش کا باعث ہوگی۔ انہی وجوہات کے پیشِ نظر مسجد تعمیر کرنے اور اس کی توسیع کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ مسجد اب ۷۰ فٹ لمبی اور ۵۰ فٹ چوڑی ہوگی ۵۰۰ سے زائد طلبہ باجماعت نماز ادا کر سکیں گے۔ اطراف میں برآمدوں کی شکل میں توسیع کی بڑی گنجائش ہے۔ پچھلی جانب ۲۵-۳۰ گز کے فاصلے پر ایک قبلہ رو Shed ہے جس کی دیواریں خاصی بلند ہیں۔ یہ جگہ جلسہ گاہ میں خواتین کے لئے استعمال ہو سکے گی۔ اس سے جگہ اور مقام کی موزونیت ظاہر ہے۔

مسجد کے تعمیری کام کا افتتاح

۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو اس مسجد کے تعمیری کام کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم امیر صاحب کے علاوہ متعدد مبلغین کرام بھی اس موقع پر موجود تھے۔ مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ بو شہر کے چنیدہ مسلمان اور سرکاری حکام و افسران بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اینٹیں رکھنے کی تقریب سے قبل ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں تلاوتِ قرآن مجید کے بعد جناب پرنسپل نے امیر محترم کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں سکول میں مسجد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے لکھا۔

"مسجد وہ پاکیزہ اور مقدس مقام ہے جو عبودیت کا فریضہ ادا کرنے کے علاوہ اخلاقی اور معاشرتی تربیت کا ایک بڑا مرکز بھی ہے۔ اس جگہ ہمیں مساوات۔ اخلاقی پاکیزگی۔ باہمی رواداری اور ہمدردی کا درس سبق ملتا ہے۔ شاہ و گدا امیر و غریب۔ اسود و احمر اور بندہ و آقا خدا کے سامنے ایک ہی صف میں سربسجود ہوتے ہیں، مسجد معاشرے کی خودساختہ طبقاتی

کشمکش کے لئے اصلاح کا پیغام اور امید کی کرن ہے"۔

بعد ازاں مکرم محمد ہادی صاحب مونس نے سکول کی مختصر تاریخ اور زیرِ تعمیر مسجد کے منصوبے کا پسِ منظر اور دیگر ضروری کوائف پیش کئے۔ آخر میں امیر محترم نے اپنے خطاب میں اسلامی معاشرے میں مسجد کی اہمیت کو مزید واضح فرمایا۔ اسی طرح تعلیمی ماحول میں اس قسم کے ادارے کی موجودگی سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی توضیح فرمائی۔ بوشہر سے جو جذباتی تعلق اور تاریخی پسِ منظر کی طرف اشارہ کرنے کے بعد آپ نے اس مسجد کی تعمیر کے تمام مراحل میں نیتِ صالحہ۔ تقویٰ اللہ اور خشیتِ الٰہی کے عناصر کو ملحوظِ نظر رکھنے کی اہمیت واضح کی۔ آپ نے بتایا کہ یہ سکول سیرالیون میں مشن کا پہلا سیکنڈری سکول ہے اسے دوسرے احمدیہ سکولوں اور مسلم اداروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ اس مسلم سکول میں مسجد کی موجودگی حد درجہ ضروری ہے لیکن اس کی بنیادیں تقویٰ اللہ سے ابھرنی چاہئیں کیونکہ تقویٰ اللہ۔ خلوصِ نیت اور خشیتِ الٰہی سے تعمیر ہونے والی مسجد ہی درحقیقت بابرکت ہوتی ہے۔

پُرسوز اجتماعی دعا پر ختم ہونے والے اس اجلاس کے معاً بعد تمام سامعین اور معزز مہمان مسجد کے مقام پر تشریف لے گئے سب سے پہلے امیر محترم نے اینٹ نصب فرمائی۔ ایک اینٹ جملہ مبلغینِ کرام نے نصب کی۔ ایک اینٹ پرنسپل صاحب نے اراکین سٹاف کی معیت میں رکھی۔ ایک اینٹ پاسعیدو نے احباب جماعت کی نمائندگی میں رکھی۔ ایک اینٹ سرکاری حکام اور دیگر معزز مہمانوں نے رکھی۔ بعد ازاں دعا ہوئی۔ مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ طلبہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس تقریب کی تفصیلی خبر نمایاں جگہ پر سیرالیون کے روزنامہ DAILY MAIL میں طبع ہوئی۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ضروری اعلان

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

(۱) ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۲) قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

(۳) جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

(۴) جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی اندراج کیا جائے۔

(۵) اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہِ راست ناظم دارالقضاء کے نام بھیجیں۔

(۶) سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۷) حسبِ ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

(۸) قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

(۹) ۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو بطور یاددہانی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عہدیداران کے انتخابات از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء جلد از جلد حسبِ قواعد کروا کر ارسال فرماویں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک انتخابی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بعض جماعتیں انتخابات کی رپورٹیں نامکمل بھجواتی ہیں جنہیں مکمل کروانے کے لئے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی انتخابات حسبِ قواعد کروانے کے لئے پوری توجہ فرماویں۔ جن جن جماعتوں کے پاس قواعد و ضوابط کی کتاب نہیں ہے وہ بذریعہ وی۔پی نظارت ہذا سے منگوا لیں۔

انتخابات کرواتے وقت اور رپورٹیں ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔ احبابِ جماعت کی بروقت توجہ بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ انتخابی رپورٹیں حسبِ قواعد اور مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق بھجوائیں گے۔

(۱) انتخابی رپورٹ میں منتخب شدہ عہدیداران کے مکمل پتہ جات ضرور درج فرماویں اور تمام انتخابی رپورٹیں نظارت علیا میں بھجوائیں۔

(۲) منتخب شدہ عہدیداران میں جو جو دوست موصی ہوں ان کے وصیت نمبر ضرور درج کئے جائیں۔

(۳) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق انتخابی رپورٹ پر مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

(۴) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں اور ان میں سے بوقت انتخابی اجلاس کتنے حاضر تھے۔ قوم کے لئے قواعد کے مطابق جن ممبران کو انتخاب کے اجلاس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے ان کو نکال کر باقی ممبران کا ۱/۳ حصہ ہوگا۔

(۵) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۶) جن جن جماعتوں میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہاں پر صدر موصیان کا انتخاب حسبِ قواعد کروایا جائے اور یہ امر ملحوظ رکھیں کہ صدر موصیان کی انتخابی رپورٹ دوسرے عہدیداران کے ساتھ نہ بھجوائی جایا کرے بلکہ براہِ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

(۷) مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخابات نظارت ہذا میں نہ بھجوائیں کیونکہ ان کا تعلق نظارت ہذا سے نہیں ہے۔ ان عہدیداران کی منظوریاں متعلقہ دفاتر سے حاصل کی جائیں۔ (۱) قاضی (۲) عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ (۳) سیکرٹریان تحریک جدید، وقف جدید و فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔

(۸) صدر موصیان کا انتخاب صرف موصی احباب کر سکتے ہیں۔ صدر موصیان کے انتخاب سے متعلق قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۰/۲/۶۷ اور مورخہ ۱۸/۲/۶۷ میں شائع ہو چکے ہیں۔ نیز اس کے علاوہ بھی متعدد دفعہ شائع ہوئے ہیں۔

احباب ان قواعد کو مدنظر رکھیں۔

ناظر اعلیٰ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

آہ! حافظ محمد رمضان صاحب فاضل مرحوم

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

حافظ محمد رمضان صاحب فاضل مرحوم عرصہ سے بوجہ فالج صاحب فراش تھے۔ ان کی یہ بیماری مدوجزر کے مراحل سے گذرتی ہوئی ان کی وفات پر ختم ہوئی جب قضاء و قدر کا وقت آیا تو ڈاکٹروں کے ٹیکے اور گولیاں اور حکماء کے نسخوں نے بھی جواب دے دیا۔ اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حافظ صاحب مرحوم کو حفظ قرآن کا شرف عظیم حاصل تھا۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حافظ قرآن تھے اور علوم عربیہ پر عبور حاصل تھا۔ یادداشت اور حافظہ بلا کا تھا۔ رمضان المبارک میں تراویح کی نماز کے بعد قرآن کریم کے اس حصہ کا ترجمہ و تفسیر مختصر طور پر بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام کے بھی حافظ تھے۔ وہ اچھے واعظ بھی تھے تقسیم ہند سے پہلے حیدرآباد دکن میں رمضان المبارک میں تراویح کی نماز میں قرآن شریف سنانے جایا کرتے تھے۔ ربوہ کی مسجد مبارک میں بھی بیماری سے پہلے قرآن شریف سنایا کرتے تھے۔ حفظ قرآن میں ان کے کئی شاگرد ہیں ایک علمی خوبی یہ بھی تھی کہ خوابوں کی تعبیر قرآنی آیات سے ہی بیان کیا کرتے تھے۔ جماعت کے خلاف اعتراضات کے جوابات دینے میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا۔ خندہ پیشانی اور علمی خوبیوں کی وجہ سے تعلقات کا حلقہ بہت وسیع تھا اور ہر جگہ آپ کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ ہر ملاقات کرنے والے پر حافظ صاحب کی شخصیت کا اثر ہوتا تھا۔

ایک دفعہ ایک معزز مصری ربوہ کی زیارت کے لئے آئے۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم اور خاکسار نے ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ ایک دن دوران ملاقات اس عاجز نے ان سے کہا کہ ہمارے ہاں بھی ڈاکٹر طٰہٰ حسین ہیں (ڈاکٹر طٰہٰ حسین نابینا ہیں اور حافظ قرآن ہیں اور ممالک عربیہ کے مشہور دینی عالم ہیں خاکسار نے ان سے بیروت میں ملاقات بھی کی ہے) انتہائی اشتیاق سے کہنے لگے کہ پھر تو ان سے ضرور ملاقات کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حافظ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان پر بہت ہی اثر ہوا کہنے لگے بلاشبہ ڈاکٹر طٰہٰ حسین سے مماثلت موجود ہے۔

افسوس کہ جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز حافظ قرآن اور فاضل شخصیت کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اعزا و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۸ء میں پر خاکسار کا مضمون زیر عنوان "مامور من اللہ کی سچائی کو پرکھنے کا ایک معیار" شائع ہوا ہے اس کے کالم ۱ کی سطر ۱۱ میں لفظ "جیسے" کی بجائے "سچے" درست ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہے "کہ جب جلیل و قدیر نے سچے اور جھوٹے مدعی الہام اور مامور من اللہ کی سچائی و کذب کو پرکھنے کا ایک واضح اور اٹل قانون بیان فرمایا ہے" آپ تصحیح فرمالیں۔

(نذیر احمد خادم چک ۱۸ ڈاکخانہ کچھی ضلع لائلپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بچی عمر بیس بائیس دنوں سے سخت بیمار ہے۔ کالی کھانسی۔ بخار سارے جسم میں درد ہے کافی علاج کے باوجود بھی بیماری بڑھ رہی ہے بہت کمزور ہو چکی ہے (صفیہ مبارکہ اہلیہ وزیر احمد ملتان روڈ لاہور)

۲۔ میرا چھوٹا بھائی ایک امتحان دے رہا ہے۔ نیز خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (محمد انور حق امرتسری)

۳۔ مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں (محمد شریف ہاشمی دارالصدر غربی)

۴۔ میرے چار بچے نزلہ کھانسی بخار کے مرض میں مبتلا ہیں۔ (محمد شفیع لاہور چھاؤنی) الف (بوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کے سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

254

الحمد للہ کہ اسی کے فضل و رحم سے جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کو یہ توفیق ملی کہ اس نے امسال بھی حسب دستور سعید اسپال کے موقعہ پر اپنا سالانہ تربیتی اور اصلاحی جلسہ مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ فروری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ اتوار اور سوموار منعقد کیا۔ مرکز سے مندرجہ ذیل علماء نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے تشریف لائے۔

۱۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۲۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب
۳۔ مکرم سید عزیز اللہ شاہ صاحب شاہد
۴۔ مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد (ملتان سے) مقامی طور پر مندرجہ ذیل اصحاب نے تقاریر فرمائیں۔
۱۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر
۲۔ مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب جوڈا مربی سلسلہ
۳۔ خاکسار عبد الواحد خان معلم اصلاح و ارشاد
۴۔ مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل صدر جماعت ڈیرہ غازیخان
۵۔ مکرم حافظ عبد الکریم صاحب لاؤڈ اسپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا خصوصی انتظام تھا۔ بیرونی جماعتوں کے قیام کا بندوبست مسجد احمدیہ میں کیا گیا تھا جلسہ گاہ اور جلسہ سے باہر مختلف قطعات آویزاں کئے گئے تھے تین دنوں میں چھ اجلاس منعقد کئے گئے تلاوت قرآن کریم مکرم عبد الواحد خان صاحب معلم اصلاح و ارشاد اور مکرم حافظ عبد الکریم صاحب کرتے رہے نظموں کے لئے ہمارے سرائیکی زبان کے شاعر مکرم بدو سکو صاحب نیز سردار کریم اللہ خان صاحب شاکر نے بھی اپنی طبع زاد نظموں کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں خوش الحانی سے سنائیں۔ کل چھ اجلاس ہوئے۔ مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان نے افتتاحی اجلاس اور اختتامی اجلاس کے علاوہ ایک اور اجلاس میں بھی صدارت کے فرائض انجام دیئے اور باقی اجلاسوں کے صدر مکرم سید محمد صدیق صاحب ہاشمی زعیم انصار اللہ ڈیرہ غازیخان مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل صدر جماعت احمدیہ اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ باری باری ہوتے رہے۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے چار تقریریں فرمائیں۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تین تقریریں اپنے مخصوص انداز میں فرمائیں اسی طرح باقی مقررین نے بھی خدا اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کیں۔

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء کو یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں تقاریر کی گئیں۔

جلسہ میں عالم اسلام کے علاوہ مملکت پاکستان کی سلامتی و بقاء کے لئے بھی دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری توقعات سے بڑھ کر ہر اجلاس میں حاضری ہوتی اور بہت سے غیر از جماعت متلاشی حق ہمارے جلسہ پر آکر اپنی روحانی تشنگی بجھاتے رہے۔

یہ جلسہ مقامی جماعت کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا اس جلسہ کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی رہین منت ہے۔ مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مکرم میاں خیر محمد صاحب نائب امیر اور مکرم ملک عزیز محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی بھرپور کوششوں اور تعاون کا جلسہ کی کامیابی میں خاص حصہ ہے۔

فجزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار عبد الواحد خان احمدی معلم اصلاح و ارشاد ضلع ڈیرہ غازیخان

دعائے مغفرت

بندہ کی اہلیہ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۸ء کو دس سال بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئی ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ نیک اور نماز کی پابند ہونے کے علاوہ نماز تہجد کی بھی پابند تھی۔ عورتوں کو تبلیغ کرنے کا بہت ملکہ تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ مرحومہ چونکہ عید کے روز فوت ہوئی تھی لہذا بہت کم لوگ جنازہ میں شامل ہو سکے جنازہ غائب پڑھ کر عندی مشکور و عند اللہ ماجور ہوں۔ (کریم الدین لائلپور جمال خانہ بستی فقیرستان محلہ اشرف آباد)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپردازِ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپردازِ۔ ربوہ)

مسل ۱۹۱۶۱

میں امۃ الحلیم زوجہ رشید احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیکھی آنا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷-۹-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

۱- کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۲ تولہ ۲۰-
انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزنی ۱½ تولہ
۳- چوڑیاں طلائی وزنی ۶ تولے ۱۰ ماشہ
طلائی وزنی ۱۰ ماشے ۵- گلوبند طلائی وزنی ۳ تولے ۶- بندی ٹکہ طلائی۔ مالیتی ۱۵۰ روپے
۷- گھر میں مالیتی ۸- مشین سلائی ۲۵۰
۹- حق مہر تین ہزار روپیہ کل جائیداد ۳۵۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵۰-۳

الامۃ:۔ امۃ الحکیم بقلم خود ۲۰/۶۷

گواہ شد:۔ رشید احمد بھٹی بقلم خود خاوند موصیہ ۱۶۷۹۴ ولد شیر محمد۔

گواہ شد:۔ عبد اللطیف خان محلہ دار العلوم ربوہ ولد عبد المنان خان وصی ۹۷۱

مسل ۱۹۱۶۲

میں سعیدہ بیگم زوجہ شیخ رفیق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیورات: کل جملہ وزن ۱۰½ تولہ
قیمت اندازاً مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے
مبلغ دو ہزار روپے حق مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۴/- روپے صرف ماہوار آمد ہے یہ تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(شرط اول ۵۰-۳)

الامۃ:۔ سعیدہ بیگم مکان ۲۸ جناح کالونی لائلپور۔

عبد المجید وصیت ۱۷۵۰۰ مجید اینڈ کو دوکان ۱۲ مراد مارکیٹ لائلپور۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیق احمد خاوند موصیہ مکان ۲۸ جناح کالونی لائلپور۔

مسل ۱۹۱۶۳

میں بشیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۰/- روپیہ ہے یہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۳۰۰

العبد:۔ بشیر احمد بی۔ اے بی۔ ایڈ ۶۷/۱۱/۱۷

گواہ شد:۔ حبیب اللہ خادم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار البرکات ربوہ

گواہ شد:۔ امام علی رضا زعیم انصار اللہ دار البرکات ربوہ۔

مسل ۱۹۱۶۴

میں صفیہ بشیر سامی زوجہ بشیر الدین احمد سامی ایم اے قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن پشاور۔ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے
زیورات مالیتی ۷۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵-۳)

الامۃ:۔ نسیم کوثر۔ موضع فتح کلاس ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ چوہدری مختار احمد بقلم خود فتح کلاس ڈاک خانہ ہوئیکے تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد دین

گواہ شد:۔ حفیظ اختر فتح کلاس ضلع شیخوپورہ

مسل ۱۹۱۶۶

میں احمد خان ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ سدھو پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷-۱۰-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زرعی زمین آٹھ کیلے واقع چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا جس کی موجودہ قیمت ۱۶۰۰۰۰ روپے
زرعی زمین سوا کیلہ واقع گوجی پور ضلع سیالکوٹ ۱۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵۰-۱)

العبد:۔ احمد خان ولد چوہدری شاہ محمد چک ۲۳ جنوبی۔ ڈاک خانہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:۔ غلام اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

درخواست دعا

میرا لڑکا بوجہ کھانسی بخار بیمار ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رحمت خان
کارکن دفتر الفضل ربوہ

وصولی چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال و ناصرات بابت سال ۱۹۶۸ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل خوش نصیب احمدی بچوں کی دوسری قسط شائع کی جاتی ہے جنہوں نے اپنا چندہ وقف جدید بھجوا دیا ہے اللہ تعالےٰ ان کو نیک عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

۱- عطیہ بشرات بنت سید بشرات احمد صاحب لورالائی ... ۶
۲- ریحانہ بشرات " " ... ۶
۳- بچگان چوہدری عطاء الرحمن صاحب لائل پور شہر ... ۳
۴- بچگان غلام محی الدین صاحب ریلوے کے سیالکوٹ ... ۶
۵- نسیمہ سحر ملتان شہر ... ۶
۶- بشارت احمد پسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملتان شہر ... ۱۲
۷- افتخار احمد " " " ... ۱۲
۸- امتیاز احمد " " " ... ۱۲
۹- احسن احمد " " " ... ۶
۱۰- راشدہ بنت " " " ... ۶
۱۱- طاہر بنت " " " ... ۶
۱۲- خالد محمود و محمد یونس پسران محمد یوسف صاحب ... ۴
۱۳- شفیق - فاروق - رفیق باسط - ملتان شہر ... ۹
۱۴- احسان اللہ شمیم ملتان شہر ... ۳
۱۵- بچگان چوہدری نیاز احمد صاحب شان ... ۳
۱۶- غزالہ صبیحہ - دختران شیخ مشتاق احمد صاحب عزیز آباد - کراچی ... ۳
۱۷- بشریٰ شاہد " " " ... ۳
۱۸- امۃ القیوم - طاہرہ - مسعود بچگان عبدالغفور صاحب کراچی ... ۲
۱۹- اشفاق محمود باجوہ و برادران دارالصدر غربی الف ربوہ ... ۳۷۵
۲۰- سعید احمد پسر چوہدری صادق صاحب چک ۲۹۳ - ضلع لائل پور ... ۵
۲۱- بچگان سلطان علی صاحب روڈہ بھان امیر علی ضلع سرگودھا ... ۴
۲۲- " حکیم ریاض احمد صاحب " " ... ۵۰
۲۳- " عابد حسین صاحب لیاقت آباد کراچی ... ۵
۲۴- بچگان حکیم محمد عبداللہ صاحب روڈہ بھان امیر علی ضلع سرگودھا ... ۶
۲۵- مزمل - ناصر احمد صاحب ناظم آباد جنوبی - کراچی ... ۶
۲۶- بچگان ملک نصر اللہ خان صاحب نیلہ گنبد لاہور ... ۳۵۰
۲۷- شاہدہ - زاہدہ بشریٰ بنت ملک بشیر احمد صاحب شیخوپورہ ... ۶
۲۸- بچگان عبداللطیف صاحب جناح کالونی - لائل پور ... ۶
۲۹- بچگان شیخ محمد عبداللہ صاحب جناح کالونی - لائل پور ... ۱۳

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

255

پاکستان ویسٹرن ریلوے

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ ارتھ ورک کے لوپ بڑھانے اور لیول کراسنگ کی تبدیلی اور سیمن کا بنانا اور پلوں میں توسیع اور ہم چوتھم کے دوسرے کام جو کہ ۱-۱ کا لاشاہ کا کو کامالہ کے۔ تھڑی سانسی - راہ والی - گکھڑ منڈی - دھونکن - اور دوناجلبانی کے متعلق جو ٹینڈر ۲۲/۲/۶۸ کو کھلنے والے تھے وہ اب ۳/۶۸ ۲۵ کو دن کے ساڑھے بارہ بجے کھلیں گے۔ تمام دوسری شرائط سابقہ ہی رہیں گی۔

INF(7) 207

آج انعامی بانڈ خریدیئے

کل بیش قیمت انعام حاصل کیجئے

انعامی بانڈوں پر آپ کو نقد انعام حاصل کرنے کے بہت سے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

دس روپے والے انعامی بانڈ کی ہر قرعہ اندازی میں آپ کو انعام حاصل کرنے کے ۱۲۰ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
آپ ہر سلسلے میں ۲۵ ہزار روپے سے لے کر سو روپے تک کے انعام حاصل کر سکتے ہیں۔
پانچ روپے والے انعامی بانڈ پر پہلا انعام دس ہزار روپے۔ دوسرا انعام تین ہزار روپے
تیسرا انعام دو ہزار روپے اور ایک ایک ہزار روپے کے ۳۵ انعام، ہر سلسلے پر
ہر قرعہ اندازی میں علیحدہ علیحدہ دیئے جاتے ہیں۔
قرعہ اندازی ہر مہینے ہوتی ہے۔ ایک مہینے دس روپے والے بانڈوں کی دوسرے مہینے پانچ روپے والے بانڈوں کی۔

اگلی قرعہ اندازی کے لئے اپنے بانڈ ابھی سے خرید لیجئے۔

انعامی بانڈ

ترقی کے ایک اور نئے دور کے لئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاک خانوں سے دستیاب ہیں۔

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد

بچت ہے وطن کے لئے

بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے ہو دور کرو

جب تک بیکاری دور نہ ہوگی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے کاری کے نقصانات واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بے کار مت رہو اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی۔ جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرلو اور ایسی عادت نہ ڈالو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ "تخت یا تختہ"۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اس طریق پر عمل نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بے کاری کی عادت کو ترک کردو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

"یاد رکھو جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بے کاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے۔ جو شخص بے کار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بے کاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بے کاری ایک لعنت ہے۔ اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہیئے۔ بے کار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بے کار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بے کاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بے کاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء)

جھوٹی نام و نمود کی قربانی بہت مشکل ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ بے کار یہ ہمت کیوں نہیں کرتے کہ "الفضل" کے پرچے بغل میں دبا کر بیچتے پھریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ نوجوان اس مرض کو دور کریں گے اور والدین بھی اپنی اولاد سے اس مرض کے دور کرانے کی کوشش کریں گے کہ یہ مرض قوم کے کام کرنے کی روح کو کچل دیتا ہے۔"

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے"

(خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

"میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور وہ دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔" (خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

"بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے ہو دور کرو۔ یاد رکھو۔ جب تک بے کاری دور نہیں ہوگی۔ جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

فضل عمر ہسپتال میں ضروری تعمیر کیلئے عطایا کی تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال کے ضروری حصہ کی تعمیر جلد شروع کرنی ہے انشاء اللہ۔ یہ تعمیر سرجیکل وارڈ کی ہے۔ جس کے نہ ہونے سے ہسپتال میں اپریشن وغیرہ کرنے میں بہت دقت محسوس ہو رہی ہے۔ لہٰذا خاکسار جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا سرجیکل وارڈ جلد تعمیر کیا جا سکے۔ زمیندار احباب بھی اس کار خیر میں اپنی گندم کی فصل کی آمد پر دل کھول کر حصہ لے سکتے ہیں۔

عطایا کی رقوم صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ امانت میں بمد "تعمیر ہسپتال" جمع کروائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین

اعلان

الملک انڈسٹریز (Elmec Industries)

۳۷۶/آئی ۹۰ انڈسٹریل ایریا (376/I-9)

اسلام آباد میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

۱۔ اعلیٰ درجہ کے ڈائی میکر اور بینچ فٹر (Bench Fitters)

۲۔ سٹیرز (Setters.) برائے پاور پریس

۳۔ کاریگر برائے بلنگ مشین۔ شیئر ولتھ وغیرہ

تجربہ کار احباب فوری طور پر فرم سے براہ راست رابطہ پیدا کریں۔

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ)

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام

دو کل ربوہ مقابلے

مورخہ ۱۸ مارچ بروز سوموار بوقت ۱½ بجے دوپہر کالج ہال میں مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر انتظام "کل ربوہ مقابلہ حسن قرات" منعقد ہوگا۔ شامل ہونے کے خواہشمند اپنے اسماء سے خاکسار کو بروز سوموار ۱ بجے تک مطلع فرما دیں۔

مورخہ ۲۱ مارچ بروز جمعرات بوقت ۱½ بجے دوپہر کالج ہال میں مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کل ربوہ عربی مباحثہ ہوگا۔ عنوان درج ذیل ہے۔

"القلم افضل من السیف"

مباحثہ کی کارروائی عربی زبان میں ہوگی۔ حصہ لینے کے خواہشمند اپنے اسماء سے جلد مطلع فرمائیں۔ ہر دو مقابلوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں گے۔

منیر الحق شاہد صدر مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج (ربوہ)

حکیم محمد ابراہیم صاحب توجہ کریں

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ جو ضلع میانوالی کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھجوائے گئے تھے۔ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ یہ اعلان دیکھتے ہی مرکز کو روانہ ہو جائیں اور وکالت مال میں رپورٹ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴